1953 ـ بيت المقدس سے قبلہ كى جانب تحويل قبلہ كيوں ہوا ؟

سوال

ميں يہ پوچھنا چاہتا ہوں كہ ابتدا ميں مسلمان بيت المقدس كى طرف رخ كر كے نماز كيوں ادا كرتے تھے، اور قبلہ كا رخ كيوں تبديل كيا گيا ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

جب نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم مكہ سے مدينہ تشريف لائے تو بيت المقدس كى طرف ہى رخ كر كے نماز ادا كرتے رہے، اور تقريبا ايك برس چار يا پانچ ماہ تك اسى طرح نماز ادا كرتے رہے، جيسا كہ صحيح بخارى ميں براء بن عازب رضى اللہ تعالى عنہ كى حديث ميں بيان ہوا ہے كہ:

" رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے سولہ يا سترہ ماہ بيت المقدس كى طرف رخ كر كے نماز ادا كى، اور رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم پسند يہ فرماتے تھے كہ ان كا قبلہ بيت اللہ ہو...... " الحديث.

پھر اس كے بعد اللہ سبحانہ وتعالى نے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كو بيت اللہ كى طرف رخ كر كے نماز ادا كرنے كا حكم ديتے ہوئے فرمايا:

اور آپ اپنا چہرہ مسجد حرام كى طرف پھير ليں، اور جہاں كہيں بھى تم ہو اپنے چہرے اس كى طرف پھير ليا كرو ... البقرة (144).

اس ميں كيا حكمت تھى اس كے متعلق سوال كا جواب دينے سے قبل درج ذيل اشياء كا ذكر كرنا ضرورى ہے:

اول:

ہم مسلمان ہيں، جب ہميں اللہ تعالى كا حكم ملے تو ہم اس كو قبول كرتے اور اس پر عمل پيرا ہوتے ہيں، كيونكہ ايسا كرنا ہم پر واجب ہے ـ چاہے اس كى حكمت كا ہميں علم ہو يا نہ ہو۔ جيسا كہ اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور كسى مؤمن مرد اور عورت كو اللہ تعالى اور اس كے رسول (صلى اللہ عليہ وسلم) كے فيصلہ كے بعد اپنے معاملہ ميں كوئى اختيار باقى نہيں رہتا.. الاحزاب (36).

دوم:

اللہ سبحانہ وتعالى جو حکم بھی دیتا ہے اس میں کوئی نہ کوئی عظیم حکمت ہوتی ہے ۔ اگرچہ ہم اسے معلوم نہ کر سکیں ۔ جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالى کا فرمان ہے:

یہ اللہ تعالى کا حکم ہے، وہ تمہارے مابین فیصلہ کرتا ہے، اور اللہ تعالى علم والا اور حکمت والا ہے الممتحنۃ (10).

اس کے علاوہ بھی اس موضوع کے متعلق کئی ایک آیات ہیں.

سوم:

اللہ سبحانہ وتعالى کوئی بھی حکم منسوخ نہیں کرتا بلکہ اس کے بدلے میں بہتر اور افضل حکم نازل فرماتا ہے، یا پھر اسی طرح کا حکم جیسا کہ اللہ تعالى نے اپنے درج ذیل فرمان میں بیان کیا ہے:

ہم کوئی آیت منسوخ نہیں کرتے اور نہ ہی اسے بھلاتے ہیں مگر اس سے بہتر یا اس کی مثل لے آتے ہیں، کیا آپ جانتے نہیں کہ اللہ تعالى ہر چیز پر قادر ہے البقرۃ (106).

جب یہ واضح ہو گیا تو پھر قبلہ تحویل کرنے میں بھی کئی ایک حکمت پنہاں ہیں، جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

1 ـ سچے مؤمن کا امتحان اور اس کی آزمائش، سچا اور پکا مؤمن تو اللہ تعالى کا حکم قبول کرتا ہے، لیکن دوسرا نہیں، اور پھر اللہ تعالى نے اس کی تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا:

جس قبلہ پر آپ پہلے سے تھے اسے ہم نے صرف اس لیے مقرر کیا تھا کہ ہم جان لیں کہ رسول کریم صلى اللہ علیہ وسلم کا سچا تابعدار اور مطیع کون ہے، اور کون ہے جو اپنی ایڑیوں کے بل پلٹ جاتا ہے، گو یہ کام مشکل ہے، مگر جنہیں اللہ تعالى نے ہدایت دی ہے ان پر کوئی مشکل نہیں.... البقرۃ (143).

2 ـ یہ امت مسلمہ سب امتوں سے بہتر امت ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالى کا فرمان ہے:

تم سب سے بہتر امت ہو جو لوگوں کے لیے نکالی گئی ہو .. آل عمران (110).

اور اللہ سبحانہ وتعالى نے تحویل قبلہ کی آیات میں ہی یہ فرمایا ہے:

اور اسی طرح ہم نے تمہیں عادل امت بنایا ہے .. البقرۃ (143).

وسط عدل اور بہتر کو کہتے ہیں، چنانچہ اللہ سبحانہ وتعالى نے اس امت کے لیے ہر چیز میں خیر اور ہر حکم اور امر

میں افضل اختیار کیا ہے، اور قبلہ بھی اسی میں شامل ہوتا ہے، چنانچہ ان کے لیے ابراہیم علیہ السلام کا قبلہ اختیار فرمایا.

امام احمد نے مسند احمد میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل کتاب کے متعلق فرمایا:

" وہ ہم پر کسی اور چیز میں اتنا حسد نہیں کرتے جتنا وہ ہمارے ساتھ جمعہ میں حسد کرتے ہیں، جس کی اللہ تعالی نے ہمیں ہدایت نصیب فرمائی، اور وہ لوگ اس سے گمراہ رہے، اور اس قبلہ پر ہمارے ساتھ حسد کرتے ہیں جس کی اللہ تعالی نے ہمیں ہدایت دی اور وہ اس سے گمراہ رہے، اور ہمارا امام کے پیچھے آمین کہنے پر حسد کرتے ہیں "

مسند احمد (6 / 134 ـ 135).

اس موضوع کے متعلق مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے آپ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کی کتاب " بدائع الفوائد (4 / 157 ـ 174) کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .